دارالافتاء دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524
برائے رابطہ

فتویٰ نمبر 81735

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے والد صاحب عبدالمجید فوت ہوئے تھے۔ انکی وفات کے وقت درج ذیل ورثاء موجود تھے۔ بیوہ سنجیدہ، آٹھ بیٹے سعید، وحید، ندیم، نعیم، سلیم، نوید، شہزاد اور طارق اور دو بیٹیاں شمیم اختر اور زیتون۔ پھر میرے بھائی سعید فوت ہوئے جو کہ غیر شادی شدہ تھے۔ انکے ورثاء یہ تھے۔ والدہ سنجیدہ، سات بھائی، وحید، ندیم، نعیم، سلیم، نوید، شہزاد اور طارق اور دو بہنیں شمیم اختر اور زیتون۔ اسکے بعد میری بہن شمیم اختر فوت ہوئی اور اسکے ورثاء یہ تھے۔ والدہ سنجیدہ، دو بیٹیاں منی اور تانیہ، سات بھائی، وحید، ندیم، نعیم، سلیم، نوید، شہزاد اور طارق اور ایک بہن زیتون۔ اسکے بعد میرا بھائی ندیم فوت ہوا جو کہ غیر شادی شدہ تھے اور اسکے یہ ورثاء تھے، والدہ سنجیدہ، چھ بھائی، ندیم، نعیم، سلیم، نوید، شہزاد اور طارق اور ایک بہن زیتون۔ اسکے بعد میرا بھائی وحید فوت ہوا اور وہ بھی غیر شادی شدہ تھے اور اسکے یہ ورثاء تھے، والدہ سنجیدہ، پانچ بھائی، نعیم، سلیم، نوید، شہزاد اور طارق اور ایک بہن زیتون۔ اب اس ساری تفصیل کے بعد پوچھنا یہ ہے کہ میرا اس میں کل وراثت کا کتنا حصہ بنتا ہے-----؟

شریعت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں

السائلہ

زیتون بی بی، ملتان

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) مرحوم عبدالمجید نے بوقت انتقال جو کچھ، نقدی، مال تجارت، گھریلو سامان، سونا، چاندی، زمین، غرض جو کچھ چھوٹا بڑا منقولی غیر منقولی سامان چھوڑا ہے وہ سب مرحوم کا ترکہ ہے، اس میں سے سب سے پہلے مرحوم کی تجہیز و تکفین کے متوسط اخراجات ادا کیے جائیں، یہ اخراجات اگر کسی نے از خود تبرعاً ادا کردیے ہوں تو منہا نہ کیے جائیں۔ اس کے بعد دیکھیں اگر مرحوم کے ذمہ قرض ہو تو وہ ادا کیا جائے، اگر مرحوم نے کسی غیر وارث کیلئے جائز وصیت کی ہو تو تہائی مال کی حد تک اس پر عمل کیا جائے، اسکے بعد جو جائیداد بچے اس کے کل ایک سو چوالیس حصے کر کے اٹھارہ حصے بیوہ کو، چودہ چودہ حصے ہر ایک بیٹے کو اور سات سات حصے ہر ایک بیٹی کو دیے جائیں۔

Scanned with CamScanner

مزید آسانی کیلیے نقشہ ملاحظہ فرمائیں

مورث اعلیٰ عبدالمجید

مسئلہ ۸*۱۸: ۱۴۴		مضروب ۱۸
میت		
بیوہ	۸ بیٹے	۲ بیٹیاں
ثمن	عصبہ	
۱	۷	
۱۸	۱۲۶	

فی بیٹا ۱۴   فی بیٹی ۷

(۲) مرحوم سعید نے بوقت انتقال جو کچھ، نقدی، مال تجارت، گھریلو سامان، سونا، چاندی، زمین، غرض جو کچھ چھوٹا بڑا منقولی غیر منقولی سامان چھوڑا ہے وہ سب مرحوم کا ترکہ ہے، اس میں سے سب سے پہلے مرحوم کی تجہیز و تکفین کے متوسط اخراجات ادا کیے جائیں، یہ اخراجات اگر کسی نے از خود تبرعاً ادا کر دیے ہوں تو منہانہ کیے جائیں، اس کے بعد دیکھیں اگر مرحوم کے ذمہ قرض ہو تو وہ ادا کیا جائے، اگر مرحوم نے کسی غیر وارث کیلیے جائز وصیت کی ہو تو تہائی مال کی حد تک اس پر عمل کیا جائے، اسکے بعد جو جائیداد بچے اس کے کل چھیانوے حصے کر کے سولہ حصے والدہ کو، دس دس حصے ہر ایک بھائی کو اور پانچ پانچ حصے ہر ایک بہن کو دیے جائیں۔

مزید آسانی کیلیے نقشہ ملاحظہ فرمائیں

مورث ثانی: سعید

مسئلہ ۶*۱۶: ۹۶		مضروب ۱۶
میت		
والدہ	۷ بھائی	۲ بہنیں
سُدس	عصبہ	
۱	۵	
۱۶	۸۰	

فی بھائی ۱۰   فی بہن ۵

(۳) مرحومہ شمیم اختر نے بوقت انتقال جو کچھ، نقدی، مال تجارت، گھریلو سامان، سونا، چاندی، زمین، غرض جو کچھ چھوٹا بڑا منقولی غیر منقولی سامان چھوڑا ہے وہ سب مرحومہ کا ترکہ ہے، اس میں سے سب سے پہلے مرحومہ کی تجہیز و تکفین کے متوسط اخراجات ادا کیے جائیں، یہ اخراجات اگر کسی نے از خود تبرعاً ادا کر دیے ہوں تو منہانہ کیے جائیں، اس کے بعد دیکھیں اگر مرحومہ کے ذمہ قرض ہو تو وہ ادا کیا جائے، اگر مرحومہ نے کسی غیر وارث کیلیے جائز وصیت کی ہو تو تہائی مال کی حد تک اس پر عمل کیا جائے، اسکے

Scanned with CamScanner

بعد جو جائیداد بچے اس کے کل نوے حصے کرکے پندرہ حصے والدہ کو، تیس تیس حصے ہر ایک بیٹی کو، دو دو حصے ہر ایک بھائی کو اور ایک حصہ بہن کو دیا جائے۔

مزید آسانی کیلئے نقشہ ملاحظہ فرمائیں

مورث ثالث نعیم

مسئلہ ۶ ۱۵ ۹۰ مضروب ۱۵

میت

والدہ	۲ بیٹیاں	۷ بھائی	۱ بہن
سدس	ثلثان	عصبہ	
۱	۴	۱	
۱۵	۶۰	۱۵	

فی بیٹی ۳۰ فی بھائی ۲ بہن ۱

(۴) مرحوم ندیم نے بوقت انتقال جو کچھ، نقدی، مال تجارت، گھریلو سامان، سونا، چاندی، زمین، غرض جو کچھ چھوٹا بڑا منقولی غیر منقولی سامان چھوڑا ہے وہ سب مرحوم کا ترکہ ہے۔ اس میں سے سب سے پہلے مرحوم کی تجہیز و تکفین کے متوسط اخراجات ادا کیے جائیں، یہ اخراجات اگر کسی نے از خود تبرعاً ادا کر دیے ہوں تو منہا نہ کیے جائیں، اس کے بعد دیکھیں اگر مرحوم کے ذمہ قرض ہو تو وہ ادا کیا جائے، اگر مرحوم نے کسی غیر وارث کیلئے جائز وصیت کی ہو تو تہائی مال کی حد تک اس پر عمل کیا جائے۔ اسکے بعد جو جائیداد بچے اس کے کل اٹھتر حصے کرکے تیرہ حصے والدہ، دس دس حصے ہر ایک بھائی کو اور پانچ حصے بہن کو دیا جائے۔

مزید آسانی کیلئے نقشہ ملاحظہ فرمائیں

مورث رابع ندیم

مسئلہ ۶ ۱۳ ۷۸ مضروب ۱۳

میت

والدہ	۶ بھائی	۱ بہن
سدس	عصبہ	
۱	۵	
۱۳	۶۵	

فی بھائی ۱۰ بہن ۵

(۵) مرحوم وحید نے بوقت انتقال جو کچھ، نقدی، مال تجارت، گھریلو سامان، سونا، چاندی، زمین، غرض جو کچھ چھوٹا بڑا منقولی غیر منقولی سامان چھوڑا ہے وہ سب مرحوم کا ترکہ ہے۔ اس میں سے سب سے پہلے مرحوم کی تجہیز و تکفین کے متوسط اخراجات ادا کیے جائیں، یہ اخراجات اگر کسی نے از خود تبرعاً ادا کر دیے ہوں تو منہا نہ کیے جائیں، اس کے بعد دیکھیں اگر مرحوم کے ذمہ قرض ہو تو وہ ادا کیا جائے، اگر

Scanned with CamScanner

مرحوم نے کسی غیر وارث کیلئے جائز وصیت کی ہو تو تہائی مال کی حد تک اس پر عمل کیا جائے، اسکے بعد جو جائیداد بچے اس کے کل چھیاسٹھ حصے کرکے گیارہ حصے والدہ، دس دس حصے ہر ایک بھائی کو اور پانچ حصے بہن یعنی کو دیے جائیں۔

مزید آسانی کیلئے نقشہ ملاحظہ فرمائیں

مورث خامس وحید

مسئلہ ۶×۱۱ ۶۶ مضروب ۱۱

میت ________________

والدہ	۵ بھائی	۱ بہن
سدس	عصبہ	
۱	۵	
۱۱	۵۵	

فی بھائی ۱۰ بہن ۵

نوٹ:

یہ تفصیل اسوقت ہے کہ جبکہ کوئی امر مخفی نہ رکھا گیا ہو اور نہ ہی کوئی دوسرا شرعی وارث موجود ہو۔ بصورتِ دیگر مسئلہ دوبارہ معلوم کیا جائے۔

الفتاوى الهندية (6/ 448)

وَأَمَّا النِّسَاءُ فَالْأُولَى الْبِنْتُ وَلَهَا النِّصْفُ إذَا انْفَرَدَتْ وَلِلْبِنْتَيْنِ فَصَاعِدًا الثُّلُثَانِ. كَذَا فِي الِاخْتِيَارِ شَرْحِ الْمُخْتَارِ وَإِذَا اخْتَلَطَ الْبَنُونَ وَالْبَنَاتُ عَصَّبَ الْبَنُونَ الْبَنَاتِ فَيَكُونُ لِلِابْنِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ. كَذَا فِي التَّبْيِينِ.

السراجی فی المیراث ص ۱۸

احوال الزوجات ----والثمن مع الولد أو ولد الابن ،،

السراجی فی المیراث ص ۱۹

احوال بنات الصلب -----ومع الابن للذكر مثل حظ الأنثيين وهو يعصبهن

السراجی فی المیراث ص ۲۵

احوال الاخوات لاب وام -----ومع الاخ لاب وام للذكر مثل حظ الأنثيين يصرن به

عصبة

Scanned with CamScanner

السراجی فی المیراث ص ۲۰

احوال اللام. . . . . .السدس مع الولد او ولد الابن وان سفل

السراجی فی المیراث ص ۱۳

احوال لبنات الصلب . . . . . . والثلثان للاثنتین فصاعدۃ

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم بالصواب

کتبہ

مظہر عباس خانیوالی

از دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

۲۲ ۵ ۱۴۴۲ھ بمطابق ۷ جنوری ۲۰۲۰ء

الجواب صحیح

بندہ محمد اکمل ارشد عفی عنہ

دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

۲۲/۵/۱۴۴۲ھ

دار الافتاء